ربوہ کے دوست جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کی کوشش کیا کریں

(فرمودہ 23 / دسمبر 1955ء بمقام ربوہ)

تشہّد ، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"بارش کے بعد چند دنوں سے جو سردی میں زیادتی ہوگئی ہے وہ بیماری کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ یوں بھی صحت کی کمزوری کی وجہ سے میں عام طور پر زیادہ سردی محسوس کرتا ہوں۔ اور سردی کی نسبت گرمی تو اَور بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے جسم میں قوت اور مقاومت کم ہوگئی ہے۔ لیکن آجکل تو یہ کیفیت ہے کہ سارا دن مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا میری ہڈیاں بھی برف کی بنی ہوئی ہیں۔ پھر جلسہ سالانہ کی آمد کی وجہ سے بھی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کیونکہ بیماری کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے جلسہ میں احباب کے سامنے بولنے کا موقع ملے گا۔ اِسی طرح دوستوں سے ملاقات کا خیال کر کے بھی طبیعت پر بار محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس بوجھ کے اٹھانے کے قابل بھی ہوں گا یا نہیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے خطبہ بہت مختصر کرنا چاہیے تا کہ طبیعت پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔

اِس مختصر خطبہ میں پہلے تو میں اہالیانِ ربوہ کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جب میں اپنا خیال کرتا ہوں کہ مجھے کتنی سردی محسوس ہوتی ہے تو مجھے جلسہ سالانہ کی وجہ سے یہاں آنے والے مہمانوں کا خیال کر کے بڑی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ میرے پاس بار بار یہی رپورٹ آرہی ہے کہ احبابِ ربوہ نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لیے اپنے مکانات پیش کرنے میں اُس کشادہ دلی سے کام نہیں لیا جو ایک مومن خدا تعالیٰ کے مہمانوں کے لیے دکھایا کرتا ہے۔ مجھے بارہا کہا گیا ہے کہ جو دوست خاندانوں سمیت یہاں آرہے ہیں اور انہوں نے یہاں رہنے کے لیے عارضی طور پر ایک ایک دو دو کمرے مانگے ہیں اُن کے لیے اِس وقت تک بہت ہی کم جگہ ملی ہے۔ بلکہ غالباً تین چار سو درخواستیں آئی تھیں جن میں سے صرف 130 احباب کے لیے منتظمین انتظام کر سکے ہیں۔ باقی عورتیں اور بچے کیا کریں گے؟ ذرا اِس بات کا خیال تو کرو کہ وہ لوگ روپیہ خرچ کر کے یہاں آئیں گے، ریل کی کھچا کھچ اور دھکّا پیل کو برداشت کرتے ہوئے یہاں آئیں گے۔ پھر یہ خیال کرو کہ وہ کوئی محل نہیں مانگتے، وہ کوئی مکان نہیں مانگتے بلکہ ایک ایک دو دو کمرے مانگتے ہیں۔ اگر انہیں ایک ایک دو دو کمرے بھی نہ ملے تو یہ بات اُن کے لیے کتنی تکلیف کا موجب ہوگی۔ یا اگر اس سردی میں انہیں مناسب جگہ نہ ملی تو اُن کی صحت کو کتنا نقصان ہوگا۔ ہمارے لیے تو ایک احمدی کی جان بھی بڑی قیمتی ہے اس لیے کہ بھائی نے بھائی پر، بیوی نے خاوند پر، خاوند نے بیوی پر، باپ نے بیٹے پر اور بیٹے نے باپ پر زور لگایا اور انہیں لمبے عرصہ تک تبلیغ کی تب جا کر وہ احمدی ہوئے۔ پس اس محنت کے پھل کی بہت زیادہ قیمت ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیے۔ پس ربوہ کے دوستوں سے میں کہتا ہوں کہ وہ قربانی کا نمونہ دکھائیں اور مہمانوں کے لیے اپنے مکانات پیش کریں تا کہ جہاں تک ہو سکے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لیے زیادہ سے زیادہ رہائش کا انتظام ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کوئی تکلیف محسوس نہ کریں اور سردی کی وجہ سے کسی بیماری کا شکار نہ ہوں بلکہ وہ خیریت سے یہاں آئیں اور خیریت سے یہاں سے واپس جائیں۔

پس ایک تو جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لیے اپنے مکانات پیش کرو۔ اور دوسرے اپنی خدمات پیش کرو۔ جلسہ سالانہ پر چونکہ دوست بڑی کثرت سے آتے ہیں اس لیے کام

اِس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ جب تک ساری جماعت اِس کام میں نہ لگ جائے اُس وقت تک یہ بوجھ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ پس اپنی خدمات پیش کرو اور انتظام کرنے والوں کے بوجھ کو ہلکا کرو۔ آخر وہ بھی انسان ہی ہیں وہ کتنا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔

پھر میں جہاں ربوہ کے دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ نہایت اخلاص سے کام کریں وہاں میں انہیں یہ بھی نصیحت کروں گا کہ وہ اپنی صحت کا بھی خیال رکھیں۔ مومن کی جان بڑی قیمتی ہوتی ہے اس لیے ان میں سے کسی کو اپنی جوانی اور جسم کی مضبوطی کا غرور نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ بعض اوقات بے احتیاطی کی وجہ سے بڑے بڑے قوی آدمیوں کو بھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ سو جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ گرم کپڑے پہنیں اور جن کے پاس کپڑے نہیں وہ کم از کم اِتنا کریں کہ ایسے کمروں میں بیٹھیں جہاں تنور وغیرہ جلتے ہوں اور وہ گرم ہوں۔ پھر انہیں یہ بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ وہ سردی سے یکدم گرمی میں نہ چلے جائیں اور نہ گرمی سے یکدم سردی میں آئیں۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں صحت کے لیے مُضِر ہوتی ہیں۔

پھر سب لوگ دعا کرتے رہیں۔ درحقیقت ہماری جماعت نہایت ہی قلیل ہے اور ہمارے پاس جو سامان ہیں وہ بھی بہت کم ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی ہماری مدد کرے تو کرے ورنہ اس کے بغیر ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اس لیے سب دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس آنے والے جلسہ سالانہ کو ہمارے لیے مبارک کرے اور اس جلسہ کے بعد جو آنے والا سال ہے اُسے اَور بھی زیادہ مبارک کرے۔ اور آئندہ ہر آنے والے سال کو ہماری جماعت کی ترقی کے لیے مبارک سے مبارک تر کرتا چلا جائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کے پیغام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔ یہ کام بہت مشکل ہے۔ میرا دل تو اس کا خیال کر کے بھی کانپ جاتا ہے۔ اگر یہ کام پورا ہوگا تو صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا ورنہ اس کو پورا کرنا ہماری طاقت سے بالا ہے۔ کیونکہ دل خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں ہمارے قبضہ میں نہیں۔ اور اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ[1] خدا تعالیٰ ہی ہے جو انسان اور اسکے دل کے درمیان حائل ہے۔ پس دل تک کوئی بات پہنچانے کے لیے سب سے پہلے ہمیں اسے خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دینا پڑتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ اُسے دوسرے کے دل میں رکھتا ہے۔ ہم میں یہ طاقت

نہیں کہ اُسے کسی کے دل میں رکھ سکیں کیونکہ ہمارا ہاتھ دل تک نہیں پہنچتا لیکن خدا تعالیٰ کا ہاتھ دل تک پہنچتا ہے۔ پس دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کی ترقی کے سامان پیدا کرے اور مجھ کو بھی صحت عطا کرے اور طاقت دے کہ میں اس بوجھ کو آسانی سے اٹھا سکوں۔ بلکہ بجائے اِس کے کہ یہ بوجھ میری صحت کو نقصان پہنچائے مجھے خدا تعالیٰ توفیق دے کہ میں اس بیماری کے بقیہ حصوں پر بھی قابو پا سکوں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اب اصل سوال یہ رہ گیا ہے کہ آپ بیماری پر قابو پا لیں اور اس کی توفیق خدا تعالیٰ ہی دے سکتا ہے ورنہ میں کب چاہتا ہوں کہ میں بیمار رہوں۔ مجھے بیمار رہنے کا کوئی شوق نہیں۔ صرف یہ بات ہے کہ بیماری نے میرے جسم میں قوتِ مقاومت کو کمزور کر دیا ہے۔ اِس کمزوری کی وجہ سے باوجود ڈاکٹروں کے کہنے کے میں اپنے خیالات پر قابو نہیں پا سکتا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ توفیق دیدے تو میں اپنے خیالات پر قابو پا سکتا ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ کوئی کام ہو جائے تو وہ اشارہ کرتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ سو اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ کمزوری بھی دور ہو سکتی ہے۔ بلکہ جسم میں اتنی طاقت بھی آ سکتی ہے جو پہلے کبھی نہ آئی ہو۔''

(الفضل 21 ؍جنوری 1956ء)

1: الانفال:25